ماڈیول نمبر 3 — سبق نمبر 24: چاندنی رات کا منظر

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				زندگی کی مہارتیں سرگرمیاں / عملی کام
		سننا / بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف / قواعد / صنائع بدائع / اسلوب	
24	چاندنی رات کا منظر	• نئے الفاظ اور محاروں کو اپنی گفتگو میں استعمال کرنا • اشعار کو یاد کرنا	• مصرعوں کو موزونیت اور آہنگ کے ساتھ پڑھنا	• اشعار کی تفہیم کے بعد نظم کی تشریح اور سوالات کے جوابات لکھنا	• مثنوی • صنعتِ مراعات النظیر • صنعتِ حسنِ تعلیل • میر حسن کا اسلوب	• واقعات کو بیان کرنا • نظم سرائی (انفرادی / اجتماعی) • مثنوی سحرالبیان تلاش کر کے پڑھنا

صنف کا مختصر تعارف

مثنوی کے لغوی معنی ہیں ''دوہرایا ہوا'' یا ''دو دو والا''۔ اصطلاح میں ان مسلسل اشعار کے مجوعے کو مثنوی کہتے ہیں جس میں ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں لیکن ہر شعر کا اپنا الگ قافیہ اور ردیف ہوتا ہے۔ مثنوی کے اشعار کی تعداد مقرر نہیں ہوتی۔

شاعر کے بارے میں

میر غلام حسن نام اور حسن تخلص تھا۔ 1736 دہلی میں پیدا ہوئے۔

میر حسن نے غزلیں بھی کہیں، قصیدے اور مرثیے بھی لکھے، لیکن ان کی شہرت کی اصل وجہ، ان کی مثنویاں ہیں۔ انھوں نے گیارہ مثنویاں لکھیں، لیکن مثنوی ''سحر البیان'' کو جو مقبولیت حاصل ہوئی وہ کسی اور مثنوی کو نہ مل سکی۔ عام طور پر ''سحر البیان'' کو اردو کی بہترین مثنوی تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس مثنوی میں شہزادی بدرِ مُنیر اور شہزادے بے نظیر کی داستانِ محبت بڑے خوبصورت انداز میں بیان کی گئی ہے۔ بیان میں وہ روانی اور تسلسل ہے کہ شروع سے آخر تک کہیں بھی دلچسپی کم نہیں ہوتی۔ واقعہ نگاری اور منظر کشی اتنی عمدہ ہے کہ پڑھنے والا اس میں کھو جاتا ہے۔ کردار نگاری میں بھی یہ مثنوی بے مثال ہے۔ اس کے علاوہ اس مثنوی میں اپنے زمانے کی تہذیب و معاشرت کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔

مرکزی خیال / خاص باتیں

مثنوی کے اس حصے میں اُس وقت کا بیان ہے، جب وزیر زادی نجم النساء شہزادی بدرِ مُنیر کی مدد کرنے کے لیے شہزادے بے نظیر کو ڈھونڈنے نکلتی ہے۔ بہت پریشان ہے، اسی لیے نجم النساء جوگن کا بھیس بنا کر شہزادے کی تلاش میں نکلی ہے۔ وہ رات کے وقت ایک جنگل میں پہنچ گئی ہے۔ جنگل کے اس سنّاٹے میں جوگن اپنا دل بہلانے کے لیے اپنی بین پر راگنی کدارا بجا رہی ہے۔

اشعار کی تشریح

شروع کے چار اشعار میں شاعر نے چاندنی رات میں جنگل کا خوبصورت منظر پیش کیا ہے۔ آسمان پر چاند پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہے، جس کی روشنی سے سارا جنگل جگمگا رہا ہے۔ میدان میں پھیلے ہوئی ریت کے ذرّے چاندنی میں ایسے چمک رہے ہیں، جیسے بے شمار چھوٹے چھوٹے چاند زمین پر اُتر آئے ہوں۔ اس گھنے جنگل کے پتّوں سے

چاندنی اس طرح چھن چھن کر زمین تک آ رہی ہے، جیسے چھلنی سے نور چھن رہا ہو۔

اگلے تین اشعار میں شاعر جوگن کے حسن کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ جنگل میں پھیلی ہوئی چاندنی کا کمال ہے یا جوگن کے حسن کا جادو ہے کہ ہر چیز چاندنی میں نہائی ہوئی معلوم ہو رہی ہے۔ جوگن کی بین میں کچھ ایسا جادو ہے کہ سایے اور نور کو اپنے دل پر قابو نہیں رہا اور دونوں آپس میں مل گئے ہیں۔ سائے کو یہ خوبصورت جوگن اتنی پسند آئی کہ اس نے اسے اپنے دل میں بٹھا لیا، یعنی اندھیرا اُجالے میں تبدیل ہو گیا۔

آخری تین اشعار میں شاعر نے کدارا راگنی کے سحر کا ذکر کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے نجم النساء اپنی بین پر نہایت مہارت اور پُر اثر انداز میں کدارا بجا رہی تھی اور ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اس نے ہر چیز پر ایک جادو کر دیا ہو۔ جانور مسحور ہو کر اپنے گھروں کا راستہ بھول گئے تھے اور جوگن کے آس پاس آ بیٹھے تھے۔ ہوا مستی کے عالم میں ''واہ وا'' کر کے داد دے رہی تھی اور چاندنی کا تو یہ عالم تھا کہ وہ اس راگ کے اثر سے اپنی سُدھ کھو بیٹھی تھی اور بے ہوشی کے عالم میں ہر طرف بکھری ہوئی تھی۔

غور کرنے کی باتیں

- ''وہ سنسان جنگل، وہ نورِ قمر''، اُجلا سا میدان، چمکتی سی ریت، دشت و در، نور سے منوّر، چاند تاروں کا کھیت، پتوں، پھولوں، کانٹوں اور گھاس پھوس کا چمکنا، چاندنی کا چھن چھن کر زمین تک آنا''........ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ سارے الفاظ پہلے مصرعے کے لفظ ''نورِ قمر'' کی مناسبت سے لائے گئے ہیں۔
- جب کلام میں ایک مصرعے میں کوئی لفظ لایا جائے اور پھر اس کی مناسبت سے دوسرے مصرعوں میں کچھ اور الفاظ لائے جائیں اور ان میں تشبیہ کا علاقہ نہ ہو، تو اس صنعت کو ''مراعات النظیر'' کہتے ہیں۔ یہاں مراعات النظیر کا استعمال بہت خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے۔
- کلام میں کسی چیز یا کام کی کوئی ایسی وجہ بتانا جو دراصل اس کی وجہ نہ ہو، بلکہ شاعر نے اپنے طور پر کوئی وجہ بیان کی ہو تو اسے حسنِ تعلیل کہتے ہیں۔ جیسے رات کے وقت ہوا کا ایک خاص انداز سے چلنا ایک فطری بات ہے، لیکن شاعر ہوا کے رک رک کر چلنے کی وجہ نجم النسا کی بین کا جادو بتاتا ہے۔

سمجھنے کی بات

- میر حسن کی زبان صاف، سادہ اور سلیس ہے۔ مثنوی ''سحر البیان'' میں واقعات اور مناظر کی ایسی تصویر کشی کی گئی ہے کہ پڑھنے والا اس میں کھو جاتا ہے۔ میر حسن اپنے بیان میں زور پیدا کرنے کے لیے محاروے، ضرب الامثال اور تشبیہات کو بڑی مہارت سے نظم کرتے ہیں۔

اپنی جانچ آپ کیجیے:

1۔ متن پر مبنی سوال

صحیح جواب کے سامنے '' ✓ '' کا نشان لگائیے۔

جنگل کی تاریکی کیوں دور ہوگئی تھی؟

(i) جوگن کے حسن اور چاندنی کی وجہ سے

(ii) سائے کا جگر ٹکڑے ہونے کی وجہ سے

(ii) نور کی صورت خوش آنے کی وجہ سے

(iv) جوگن کا منہ دیکھ کر

2۔ مختصر ترین جواب والا سوال

- جوگن کون تھی اور وہ جنگل میں کیوں گئی تھی؟

3۔ مختصر جواب والا سوال

- شاعر نے چاندنی کو کن کن چیزوں سے تشبیہ دی ہے؟

4۔ طویل جواب والا سوال

- صنعتِ مراعات النظیر اور حسن تعلیل کی تعریف لکھیے اور مثالیں دیجیے؟